ملّتِ بریلویہ کی اچھوتی

تعبیر

پاگلوں کی کہانی

زیرِ نظر کتاب میں آپ ملّتِ بریلویہ کے رازہائے پنہاں اور عقائدِ مخفیہ ان کی اپنی کتابوں میں بیان کردہ ملاحظہ فرمائیں گے اور بعدہٗ آپ خود بخود اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ یہ پاگلوں کا ایک گروہ ہے جن کے عقائد کا نہ کوئی ماخذ ہے اور نہ ہی اختراعاتِ بریلویہ کو فرموداتِ نبوّت علیٰ صاحبہا التحیہ سے کسی قسم کی نسبت

مصنّفہ

حضرت مولینا محمّد فاضل رحمہ اللہ

دار المعارف

اردو بازار، لاہور

کتاب :	پاگلوں کی کہانی
مصنف :	حضرت مولینا محمد فاضلؒ
ناشر :	دارالمعارف اُردو بازار لاہور
پرنٹرز :	زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
اشاعت :	2001ء
قیمت :	50-00 روپے

مگر بریلویوں کے نبی نے اس قرآنی اور اسلامی عقیدہ کے مقابلہ میں ایک دوسرا عقیدہ گھڑا اور کہا ہے

کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
رضا تجھ سے تیرا سائل ہے یا غوث

حدائق جلد ۲ ص ۸

یعنی عبد القادرؒ آپ نے فرمایا کہ جو مجھ سے مانگو میں وہی دوں گا اس لئے میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ یہاں بھی اعلحضرت خیانت کر گئے ہیں، شیخ جیلانیؒ نے کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں قرآن کریم میں بار بار فرمایا ہے کیا امت بریلویہ اپنے نبی کے اس جھوٹ کو درست کر سکتی ہے۔ ہر چیز تو خدا کے پاس ہے اور وہی ہر ایک کو اپنی مصلحت اور سائل کی مناسبت اور ضرورت کے مطابق عطاء فرماتے ہیں کیا اعلحضرت نے شیخ صاحبؒ کو خدا بنانے کی کوشش نہیں کی؟

مگر ابھی کیا آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

بریلوی عقیدہ کہ تمام کائنات پر شیخ کا تصرف ہے

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہر جگہ حاضر و ناظر خداوند کریم کی ذات ہے اور وہ ہر جگہ موجود ہے۔ مگر بریلویوں کے نبی کی سنیئے وہ فرماتے ہیں کہ یہ خیال بھی غلط ہے بلکہ ہر جگہ تو شیخ عبد القادر جیلانیؒ ہیں اور ان کی کائنات عالم کے ہر حصہ پر محفل جمی ہوئی ہے فرماتے ہیں ۔

عجم کیسا عرب حل کیا حرم ہیں ۔۔۔ جمی ہر جا تیری محفل ہے یا غوث

(حدائق جلد ۲ ص ۹)

شیخ عبد القادرؒ دلہا

احمد رضا خان صاحب جب موج میں آتے ہیں تو شیخ عبد القادرؒ کو خدائی مسند پر بٹھا دیتے ہیں اور خدا کی جبروت وسطوت کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے اور جنونی

سرمستیوں میں مستغرق ہوتے ہیں تو انہیں دولہا بنا دیتے ہیں جیسا کہ ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

توہے نوشا براتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصل سمن گوندھ کے سہرا تیرا
(حدائق جلد ۲ ص ۲)

بریلوی اگر اجازت دیں تو ان کے نبی سے ایک سوال کر لوں کہ حضرت جی دُلہا تو بڑے پیر ہوئے اور براتی تمام کائنات اور سہرا فصل بہار لائی جس کا علم آپ ہی کو ہوگا کہ وہ کن کن پھولوں یا پتیوں سے ترتیب دیا گیا ہوگا مگر دلہن کو بتانے میں آپ کیوں شرما گئے ؟ یہ بھی بتا دیتے تو آج آپ کی امت کو الجھن نہ ہوتی غالبًا دلہن آپ ہوں گے اور عام طور پر دلہنیں شرمیلی ہوتی ہیں تو آپ نے شرم کے مارے اپنا ذکر نہیں کیا۔ ہاں یہ بات تو آپ بالکل بھول ہی گئے کہ نکاح کس نے پڑھایا وہ شاید کوئی برہمن ہوگا ؟

اس شرمیلی دلہن کا نکاح کسی برہمن نے پڑھایا ہوگا اس لئے زندگی بھر یہ فتوے دیتے رہے کہ "نکاح نام ہے ایجاب و قبول کا چاہے برہمن پڑھا دے"۔

لو اعلیٰحضرت کی طبیعت پھر بگڑنے لگی خدا خیر کرے اب کچھ کہنے لگے ہیں۔ پتہ نہیں اس جنونی حالت میں پھر کیا کہتے ہیں۔ اب میدان محشر میں جاتے ہیں جہاں خداوند کریم حساب وکتاب کے عرش پر جلوہ فگن ہیں اور احمد رضا کہہ رہے ہیں کہ یہ تو میرے دلہا شیخ عبد القادرؒ ہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق کہاں یہ تو قدم تھا تیرا
حدائق جلد ۱ ص ۸

قارئین کرام ! آپ نے دیکھ لیا کہ پہلے تو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خوب چکر دیئے اور جب اپنی امت کو خوب چکرا دیا تو یہ کہا کہ یہ بات میری سمجھ سے بھی بالا ہے اس لئے خدا اور رسولؐ کو چھوڑ و ایک نیا خدا بناتے ہیں جب نیا خدا تجویز کر لیا تو پھر اس کے بارے بھی متضاد باتیں کرکے قوم کو چکر میں ڈالنے کے لئے بر